© rasailojaraid.com

افادات: قائدِ احرار جانشینِ امیرِ شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ مرتب: سید عطاء المنان بخاری

ارمغانِ ابوذر

چمنِ اسلام کے پھولوں کی مہک:

”شجرِ اسلام یقین و نجات کے سایہ و ثمر کا ابدی ضامن ہے۔ اسلام کا چمن محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مقدس خون کی ابدی حرارتوں سے سرسبز و شاداب ہے۔ اس پر کبھی خزاں نہیں آسکتی۔ اس کے پھولوں کی مہک ان کی تازگی، ان کا رنگ و بو سدا بہار ہے۔

اس کی نشاط آفرین، انبساط انگیز اور سکون پرور ہوائیں تمام موسموں اور تمام زمانوں کو محیط ہیں، تہ در تہ تاریخ کے بوسیدہ اوراق اس پر شاہدِ عدل ہیں کہ جب بھی مرغزارِ اسلام کی بہاروں سے اپنوں اور بیگانوں نے استفادہ کے لیے دیدۂ بینا کھولے تو یہ روح و جاں میں اُتر گئیں، اس نے خمیر و وجدان کو حیاتِ نَو عطا کی اور پژمردہ اخلاق کے مردہ پیکر، حیات طیبہ پا کر زندہ و جاوید ہوگئے۔

آؤ! آگے بڑھو، ایک ہی قدم بڑھو، یہ دس قدم بڑھ کر آپ کو گلے لگالے گا۔ ظلمتوں سے نکال کر نور کی وادی میں اتار دے گا۔ فنا کی گھاٹیوں سے بچا کر فرازِ عظمت کا شہ نشین بنا دے گا۔

[خطاب: گوجرانوالہ، ۵ر فروری ۱۹۷۹ء]

مقامِ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

☆ جس شخص نے توحید، رسالت اور قیامت کے اقرار کے باوجود صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی حرمت و عظمت اور وجاہت و عزت کا اقرار نہیں کیا وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو بہت ہی چھوٹا ہے۔

☆ اور جو شخص صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتماد نہیں کرتا وہ فہمِ قرآن، فہمِ شریعت اور اُسوۂ رسول کی حقیقتوں کا زندگی بھر شناسا نہیں ہوسکتا۔

☆ صحابہ کی معرفت دین شناسی کی اساسِ اوّل اور صحابہ کا اتباع انسانوں کو شریعت کے بحرِ ذخار کا شناور بنا دیتا ہے۔

☆ صحابہ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کے اوّلین پاکباز گواہ ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ظاہر و باہر پر شاہد عادل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کے ارواح و اجسام کے خزاں رسیدہ چمن کو وحی الٰہی کی بہاروں سے سجایا اور سنوارا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

☆ جس نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا وہ بے بصیرت، مقام صدیقیت اور خلافتِ بلافصلِ رسول کیا سمجھے۔

☆ جس نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا وہ بے ہنر، عدل واحسان اور فیصلہ وانصاف کیا جانے۔

☆ جس نے عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا وہ بے بصر، حیاء وغناء اور انتخاب خلیفہ کی حقیقت کیسے سمجھ سکتا ہے۔

☆ جس نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں سمجھا، وہ ہنّق جان ہی نہیں سکتا کہ قضاء کیا ہے اور قاضی کون ہو سکتا ہے۔

☆ جس نے حسن رضی اللہ عنہ کو نہیں جانا، وہ کور بصر کیا جانے کہ فکر وتدبر کیا ہے اور اجتماعیت واصلاح کا قرینہ کیا ہے اور فتنوں کو کیسے مٹایا جا سکتا ہے۔

☆ جس نے حُسین رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانا، وہ غیرت وحمیت، جرأت وشجاعت، صبر واستقامت اور قربانی وایثار کے مقام ومفہوم سے نا آشنا ہے۔

☆ اور جس کج فکر ودوں نہاد نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو نہ جانا وہ کیا جانے کہ حلم وسخاوت کسے کہتے ہیں، بیگانے کیسے آشنا بن جاتے ہیں، دشمن کیونکر دوستی کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں۔ مروّت وحسنِ سلوک کیا ہوتا ہے اور سیاستِ شرعیہ کیا ہے۔

[خطاب: ملتان، جنوری ۱۹۸۰ء]

قلبِ مُزکّٰی، روحِ مُصفّٰی اور ضمیرِ مُجلّٰی:

اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کے قلب، اس کی روح، اس کے ضمیر اور اس کے وجدان پر نزولِ حق ہوا، اور وہ مَہبطِ حق بنے تو اس پر واجب ہے کہ حیوانی خواہشوں اور لذتوں کے غبار کی دبیز تہوں میں دبے ہوئے نفس کی سسکیوں کو سنے اور اُسے ان بلاؤں کے چُنگل سے چھڑائے۔ نفس کو اس دلدل سے نکالے اور دماغ کو شیطانی وسوسوں سے پاک کرے۔

غلط عقائد، من گھڑت افسانوں، جھوٹی سماجی اقدار، کذابوں کی روایات، لبرل ازم کی خرافات، جدیدیت کے جھاڑ جھنکار سے دنیاءِ دل کو پاک کرے۔ یہ کوڑا کرکٹ باہر پھینک دے اور اس کائنات کے آخری تخت نشین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیّبہ کے جواہرِ آب دار کی روشن روشن، طاقت ور کرنوں سے اپنی روح، اپنے وجدان اور اپنے ضمیر کے ظلمت کدہ کی تاریکیوں کو مار بھگائے...... جو انسان اپنی داخلی مزاحمت کے کرب والم کی ان کیفیتوں میں کامیاب ہو جاتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ جسے کبھی کسی نے نہیں دیکھا، وہ اپنے آپ انسان کے قلبِ مُزکّٰی روحِ مُصفّٰی اور ضمیر ووجدانِ مُجلّٰی کی راہداریوں سے گزرتا ہوا نفسِ منکسر کا مہمان گرامی نہ بن جائے۔

وَ فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ (الذاریات: ۲۱) اور تمہاری اپنی ذات کے اندر نشانیاں ہیں، کیا تم دیکھتے نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

أَنَا عِنْدَ مُنكَسِرَةِ الْقُلُوبِ. (الحدیث القدسی) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میں شکستہ دلوں کے نزدیک ہوں

[خطاب: ملتان، ۲۵؍فروری ۱۹۷۲ء]

علم اور اخلاق کی تشکیل:

جو کچھ پڑھا، دیکھا اور سنا جائے گا اس سے دل و دماغ میں ایک کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ شعور حاصل ہوگا کہ یہ کام یوں کرنا چاہیے اور یوں نہیں کرنا چاہیے۔ جیسے کسی عمارت، کالونی یا شہر کا نقشہ پہلے تیار ہوتا ہے، پھر اُس کے مطابق تعمیر ہوتی ہے۔

اسی طرح جو علم آپ پڑھتے ہیں، اس سے اخلاق کا نقشہ بنتا ہے۔ جو تاثر انسان کے دل و دماغ پر نقش ہوتا ہے اور جو کچھ وہ آئندہ زندگی میں تعمیر کرتا ہے وہ علم ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ علم کا ظہور عمل ہے، علم ذریعہ ہے اخلاق کی تشکیل کا اور اخلاق ذریعہ ہیں اعمالِ صالحہ کے مرتب ہونے اور میدانِ عمل میں کودنے کا۔

[طلباء سے خطاب: رحیم یار خان، ۲۳؍اگست ۱۹۹۰ء]

احرار کا کردار:

احرار کا مقصد مجاور پیدا کرنا نہیں، مجاہد تیار کرنا ہے۔ یہ ہمارا کردار ہے اور ہمارے اس کردار پر تریسٹھ برس کی تاریخ شاہد عادل ہے کہ ہم نے طوفانوں کا رخ موڑا اور حوادث کا منہ توڑا ہے۔ ہم نے سید احمد شہید اور شیخ الہند کی وراثت سنبھالی ہے۔ ہم نے دشمن کے خرمن کو آگ لگائی ہے۔ ہم سیلِ بے پناہ بن کر نکلے اور فرنگی سامراج کے اقتدار کو بہا کر لے گئے۔

احرار ایسے جیالے مائیں روز روز نہیں جنا کرتیں۔ احرار کا طرۂ امتیاز ہی یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر پھانسیوں پر جھول گئے، گولیوں کے سامنے سینہ سپر ہو گئے، سنتِ یوسفی (علیہ السلام) ادا کرتے کرتے جانیں وار گئے، بیویوں اور بچوں کو دین پر قربان کر گئے، خبیب، ابن عدی، عاصم قاری، طلحہ اور ابو دجانہ رضی اللہ عنہم کی اتباع میں تحفظِ حرمتِ رسول و ختمِ نبوت کا فرض ادا کرتے کرتے قربان ہو گئے۔

ہم نے کبھی اغیار سے مفاہمت نہیں کی، ہم نے سیاسی مفادات کی زلہ ربائی میں حق اور اہلِ حق کو کبھی قربان نہیں کیا۔ ہم نے دینی مفاد پر مجلس احرار کے سیاسی مفادات کو ہمیشہ قربان کیا ہے۔ ہم حکومتِ الٰہیہ کی منزل کے راہی ہیں اور اس راہ میں قربانی ہی قربانی ہے۔ احرار کارکن قربانیاں دیتے جائیں اور آگے بڑھتے جائیں، وہ وقت ضرور آئے گا جب منزل خود احرار کا استقبال کرے گی۔

[خطاب: خان پور، مارچ ۱۹۸۰ء]

☆......☆......☆......☆

© rasailojaraid.com